تذکیر

اپنی حیثیت کی صحیح پہچان

مولانا صدرا   ین اصلاحیؒ

اپنی حیثیت کی صحیح پہچان کا مطلب یہ ہے کہ ایک بندہ مومن پر اس کا مقام اچھی طرح واضح ہو، وہ جانے کہ خدا کی اس زمین پر وہ کس حیثیت سے موجود ہے؟ اسے یاد رہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس نے اپنی کیا پوزیشن قبول کر رکھی ہے؟ اس مقام اور اس حیثیت کی تعین کے لیے قرآن کی یہ آیتیں بالکل کافی ہوں گی:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ۔ (توبہ)

بے شک اللہ نے مومنوں سے خرید لیا ہے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو جنت کے عوض۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَاءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ (بقرہ)

اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اللہ کی خوشنودی کے عوض اپنے کو بیچ ڈالتے ہیں۔ جب ان (اہل ایمان) کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں اور بلا شبہہ ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ (بقرہ)

معلوم ہوا کہ مومن کی حیثیت یہ قرار پا چکی ہے، نہیں، بلکہ اس نے ایمان لا کر از خود اپنی حیثیت کا پختہ اقرار کر رکھا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے وہ سب اللہ کے ہاتھوں بیچ دیا ہے۔ اس کی جان، اس کا مال، اس کی قوتیں، اس کے اوقات، اس کی آرزوئیں، اس کی مسرتیں، غرض اس کی ایک ایک چیز اللہ کی ہو چکی ہے۔ اور اس وقت اگر اس کے پاس یہ چیزیں موجود ہیں تو اس کی مِلک کی حیثیت سے نہیں، بلکہ امانت کی حیثیت سے موجود ہیں۔ خریدنے والے نے اس کے پاس انہیں صرف لیے رکھ چھوڑا ہے کہ وہ انھیں حفاظت سے رکھے، ان میں نہ خود اپنی طرف سے کوئی تصرف کرے نہ کسی اور کو کرنے دے، اور صرف یہ دیکھتا رہے کہ ان کا خریدنے والا انھیں ان کے پاس ودیعت رکھ چھوڑنے والا اور ان کا اصل مالک ان میں سے جو چیز جب بھی طلب کرے پوری دیانت داری سے وہ اسے اس کی خدمت میں حاضر کر دے اور دل میں بھینے کے بجائے اس میں ایک اطمینان سا محسوس کرے کہ ایک امانت کا حق ادا ہو گیا اور اس کا ذمہ سر سے اُتر گیا نہ یہ کہ اس طلبی پر دل تنگ ہو، ٹال مٹول کرے اور حق امانت ادا بھی کر دے تو اس پر اندر ہی اندر کڑھے، بے چین ہو، ایسا محسوس کرے جیسے اسکی اپنی کوئی چیز چھین لی گئی۔

جو شخص اپنی اس حیثیت کا جتنا ہی زیادہ شناسا ہو گا وہ راہ حق کی آزمائشوں میں اتنا ہی زیادہ مضبوط ثابت قدم رہے گا۔ اس لیے صبر واستقلال کی کیفیت کو تیز تر کرنے کے لیے پہلی ضرورت یہ ہیکہ مومن اپنی ”معرفت“ سے بے گانہ نہ رہے۔ اپنی حیثیت کو کبھی نہ بھولے اور معاملہ وہ اپنے اللہ کے ساتھ کر چکا ہے ذہن پر اس کی ایک ایک دفعہ نقش رکھے۔